© rasailojaraid.com

نگورنو قراباخ کا قضیہ: آذربائی جان کے مدافعانہ اقدامات

قضیہ نگورنو قراباخ کے حوالے سے آرمینیا - آذربائی جان کے درمیان جاری جنگ میں قفقاز کی سابق ریاست "جمہوریہ آذربائی جان" کی کچھ کامیابیوں سے آذری رہنماؤں کے نقطۂ نظر میں تبدیلی آئی ہے۔ چند ماہ پہلے تک آذربائی جان کی تمام اُمیدیں بین الاقوامی تنظیموں اور ثالثوں کے اثر و رسوخ اور اتھارٹی پر مبنی تھیں مگر اب اُس کو عسکری اقدام ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ آذربائی جان کے صدر گیدر علی ییف (حیدر علی) نے روسی صدر کے نمائندہ خصوصی ولادیمیر کازمیروف کے ساتھ فروری ۱۹۹۴ء میں اپنی ملاقات میں واضح کر دیا کہ اُن کا ملک آرمینیا کے احکام یا شرائط کو برداشت کرنے کو چنداں تیار نہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آذربائی جان کی قومی مسلح افواج میں حالیہ تبدیلیوں سے سیاسی قیادت کو اعتماد ملا ہے۔ جب جون ۱۹۹۳ء میں گیدر علی ییف برسراقتدار آئے تو ملک کی قومی مسلح افواج الگ الگ دستوں پر مشتمل تھیں جو مختلف سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے زیر اثر تھے۔ فوجی دستوں میں بدعنوانی کی موجودگی، دھوکہ دہی اور بڑی تعداد میں فوجی خدمت سے بھاگ جانے کے عمل نے قومی فوج کی تشکیل کی تمام کوششوں کو ناکام بنا رکھا تھا۔ وزارتِ دفاع میں اکھاڑ پچھاڑ آئے دن کا معمول بن گئی تھی۔ دو سال کے مختصر عرصے میں وزارت دفاع میں چھ وزیر تبدیل ہوئے اور بالعموم ہر وزیر کو عسکری محاذ پر ہزیمت اٹھانے کے باعث رخصت ہونا پڑا۔ اب صورت حال تبدیل ہو گئی ہے اور آذربائی جان کو ملک کے جنوب مغرب میں اکتوبر ۱۹۹۳ء کے شدید ارمنی حملوں کے بعد اپنی قوت بحال کرنے میں وقت نہیں لگا۔ اب آذری دستوں میں کمان متحد اور نظم و ضبط سخت ہے۔ فوج میں بالفعل کوئی بھگوڑا نہیں، نیز آذربائی جان کی سیاسی قیادت نے ماضی کے بھگوڑوں کو عام معافی دے دی ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ آذری دستوں کے موجودہ رویے میں، کہ وہ ہمہ وقت لڑنے کے لیے تیار ہیں، پانچ باتوں کا حصہ ہے۔ (۱) سیاست زدگی کا خاتمہ (۲) محفوظ سپاہیوں کی بہتر تربیت (۳) پچھلے مورچوں کی مضبوطی (۴) سپاہیوں کی فلاح و بہبود کی جانب توجہ اور (۵) معاشرے میں حب وطن کا بڑھتا ہوا جذبہ

اگرچہ ابھی تک آذربائی جان کی جانب سے جنگ میں واضح عسکری حکمت عملی تو سامنے نہیں آئی مگر اس بات کے آثار موجود ہیں کہ یہ حکمتِ عملی سراپا مدافعانہ ہوگی جس کا مقصد ملک کی حاکمانہ حیثیت اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ہوگا۔ اگرچہ آذری حکام قیامِ امن کی کسی تجویز کو مسترد نہیں کرتے لیکن وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نگورنو قراباخ کے قضیے پر گفتگو سے پہلے آذر بائی جان سے آرمینیا کی فوجوں کے کامل اور فوری انخلاء پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی اثناء میں آذر بائی جان نے کوئی وقت ضائع کیے بغیر بیرونی دُنیا اور بالخصوص "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" اور روس کے سیاسی حلقوں میں اپنا امیج بہتر بنانے کی کوششیں کی ہیں۔ آذر بائی جان کی قیادت نے عزم کر رکھا ہے کہ آرمینیا کے بارے میں جو عمومی تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ "مسلم عدم رواداری کا شکار" رہا ہے، اِسے ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں روسی رائے عامہ اور ذرائع ابلاغ پر اُن کی توجہ بہت واضح اور نمایاں ہے۔ "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" سے باہر آذر بائی جان نے اقوام متحدہ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اسی طرح صدر علی ییف نے برطانیہ کے دورے میں برطانوی وزیر اعظم جان میجر سے کہا ہے کہ وہ نگورنو قراباخ کے قضیہ کو حل کرنے میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

ماسکو میں آذر بائی جان کے سفیر جناب رمیز رضی ایف کی فروری ۱۹۹۴ء میں Nogorno Karabakh Committee of Russian Intelligentsia] روسی دانشوروں کی نگورنو قراباخ کمیٹی] کے شریک چیئرمین سے ملاقات اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ یہ ملاقات آذر بائی جان کی خواہش پر ہوئی تھی اور اِس میں آذر بائی جان کے سفیر نے جنگ بندی اور متنازعہ علاقے سے آرمینیا کی افواج کے فوری انخلاء پر زور دیا تھا۔ آرمینیا کی افواج کے انخلاء کے بعد اُن کی جگہ بین الاقوامی فوج تعینات ہو گی۔ جناب رمیز رضی ایف نے اِس بات پر زور دیا کہ کانفرنسوں میں شریک افراد کو دونوں فریقوں کا نقطۂ نظر سننا چاہیے۔

وسطی ایشیا کا عالمِ اسلام کی جانب رجوع

تاجکستان کے مسلم روحانی بورڈ کے چیئرمین کے سابق مشیر امور خارجہ سرجی گریٹسکی کا کہنا ہے کہ وسطی ایشیا کی سابق سوویت جمہوریتیں ایک ایسی صورتِ حال سے دوچار ہیں جس میں انہیں عالمِ اسلام کی طرف آہستہ آہستہ لیکن ناگزیر واپسی اختیار کرنا ہو گی۔

سرجی گریٹسکی نے ۱۴ اپریل کو واشنگٹن میں ولسن انٹرنیشنل سنٹر فار سکالرز کے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کی طرف سے ان جمہوریتوں کی واپسی کا مطلب یہ ہو گا کہ پرانا کمیونسٹ نظام خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ ترکمانستان کے اسکولوں میں اب اسلام کی مبادیات پڑھائی جا رہی ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ اگرچہ وسطی ایشیا کے مسلمان بتدریج اپنی اسلامی اصل کی طرف بڑھ رہے ہیں، اس کے باوجود انہیں ابھی تک اپنے سیاسی حقوق حاصل نہیں ہوئے۔

© rasailojaraid.com